السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرا ایک ہمسایہ عیسائی ہے، کیا مجھے ان کے ہاں وفات پر تعزیت کے لیے جانا چاہئے یا نہیں؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر آپ اس کے ہاں جائیں اور یوں کہیں: ''بقا صرف اللہ کے لیے ہے'' تاکہ اس کی تالیف قلبی ہو اور وہ اسلام کی خوبیوں سے آگاہ ہو کہ اسلام رحمت و شفقت کا دین ہے۔ اور آپ کو اس لیے بھی جانا چاہئے کہ وہ ہمسائی ہے، اور ہمسائے کے بہر حال حقوق ہیں، خواہ وہ کافر ہی ہو تو اس کا حق ہے یعنی حق ہمسائیگی۔ اگر وہ مسلمان ہو تو اس کے دو حق ہیں، حق اسلام اور حق ہمسائیگی۔ اور اگر وہ رشتہ دار ہو تو اس کے تین حقوق ہوتے ہیں، حق اسلام، حق ہمسائیگی اور حق تعلق داری۔ اور یہ مسئلہ طبرانی میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بسند صحیح ثابت ہے۔

البتہ اپنے آپ اس کافر ہمسائے کو تعزیت میں یوں نہ کہیں کہ صبر کرو اور اجر و ثواب کی امید رکھو، یا اللہ اس پر رحمت کرے وغیرہ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

ما كانَ لِلنَّبِىِّ وَالَّذينَ ءامَنوا أَن يَستَغفِروا لِلمُشرِكينَ وَلَو كانوا أُولى قُربىٰ مِن بَعدِ ما تَبَيَّنَ لَهُم أَنَّهُم أَصحٰبُ الجَحيمِ ١١٣ ... سورة التوبة

''نبی اور اہل ایمان کے لیے لائق نہیں ہے کہ مشرکین کے لیے استغفار کریں، خواہ وہ ان کے قرابت دار ہی کیوں نہ ہو، بعد اس کے کہ ان کے لیے واضح ہو جائے کہ وہ جہنمی ہیں۔''

بعض اوقات یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مجلس کے اندر جان بوجھ کر چھینکیں مارتے تھے اور توقع رکھتے تھے کہ آپ انہیں دعا دیں گے، مگر آپ ان کی چھینک کا کوئی جواب نہ دیتے تھے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

## احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

**صفحہ نمبر 858**

**محدث فتویٰ**